www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان
سرج	سِرَاج چراغ
سرح	سَرَّحَ آزاد کرنا سَرَحَ صبح کو
	مویشیوں کے چرنے کیلئے کھول کرلے جانا
سرد	سَرْد زرہ۔ زرہ کی کڑیاں ص ۲/۴
سردق	سُرَادِق خیمہ۔ پردہ
سرّ	سَرَّ یَسُرُّ خوش لگنا
	(سرور) خوشی دلی)
	سَرَّاءِ خوشحالی سَرِیْر تخت
	اَسَرَّ یُسِرُّ چھپانا سِرّ بھید
	ظاہر کرنا (ض ۲/۱)
سرع	سَرَعَ جلدی کرنا سَارِعْ دوڑنا
سرف	اَسْرَفَ حد سے بڑھنا۔ فضول خرچی کرنا
سرق	سَرَقَ۔ اِسْتَرَقَ چوری کرنا
سرمد	سَرْمَد ہمیشہ
سری	سَرِیّ چشمہ۔ پانی کے ذخیرے اور راستے
	سَرٰی چلنا
	اسری چلانا۔ رات کے کام۔ سیر کرنا
سطح	سَطَحَ بچھانا۔ ہموار کرنا
سطر	سَطَرَ۔ اِسْتَطَرَ لکھنا
	اَسَاطِیْر کہانیاں مُسَیْطِر داروغہ
سطو	سَطَا پکڑنا۔ حملہ کرنا
سعد	سَعِیْد نیک بخت
سعر	سَعِیْر دوزخ سُعُر دیوانگی
	سَعَّرَ آگ جلانا
سعی	سَعٰی دوڑنا۔ کوشش کرنا
سغب	مَسْغَبَۃ بھوک
سفح	سَفَحَ بہانا سَافَحَ بدکاری کرنا
سفر	سَفَرَ سِفْر کتاب
	(دونوں کی جمع اسفار) (ض ۵/۴)

مادہ	الفاظ اور عنوان
سَفَرَۃ	کتاب کے لکھنے والا۔ سَفَر،
	سفر کرنا اسفرَ روشن ہونا
سفع	سَفَعَ کھینچنا
سفك	سَفَكَ بہانا۔ قتل کرنا۔
سفل	سَفَلَ نیچے ہونا
سفن	سَفِیْنَۃ کشتی
سفه	سَفِیْه نادان
	سَفِهَ (سَفَهًا۔ سفاهۃ) (احمق بنانا)
سقر	سَقَر دوزخ۔ گرمی
سقط	سَقَطَ گرنا (ض ۲/۴) فی یدہ پچھتانا
	(ض ۵/۹)
	اَسْقَطَ۔ سَاقَطَ گرانا
سقف	سَقْف چھت
سقم	سَقِیْم بیمار
سقی	(سَقٰی۔ اَسْقٰی پانی پلانا)
	سقایۃ پیالہ
	اِسْتَسْقٰی پانی مانگنا
سکب	سَکَبَ بہانا۔ گرانا
سکت	سَکَتَ تھمنا۔ چپ ہونا
سکر	سُکَارٰی بدمست
	سَکَّرَ بدمست کرنا۔ بیہوش کرنا
سکن	سَکِیْنَۃ تسکین
	(سِکِّیْن چھری ص ۲/۴)
	مَسْکَن گھر مَسْکَنَۃ تنگدستی
	سَکَنَ آباد ہونا۔ آرام کرنا۔ تھمنا۔ ٹھہرنا
	اَسْکَنَ آباد کرنا
سلب	سَلَبَ چھیننا
سلح	اَسْلِحَۃ آلات جنگ سامان
سلخ	سَلَخَ کھینچنا۔ کھال اتارنا۔

مادہ	الفاظ اور عنوان
	اِنْسَلَخَ گزرنا۔
	سلسبیل (جنت میں ایک چشمہ کا نام ص ۱/۲)
سلط	سُلْطَان بادشاہی۔ دلیل
	سَلَّطَ مُسَلَّط کرنا
سلف	سَلَفَ گزرنا اَسْلَفَ آگے بھیجنا
سلق	سَلَقَ حد سے بڑھنا۔ تیز
سلك	سَلَكَ چلنا۔ چلانا۔ داخل کرنا۔ ڈالنا
سلّ	سِلْسِلَۃ زنجیر سُلَالَۃ مٹی کی قسم
	تَسَلَّلَ نکلنا
سلم	سَلَم پورا۔ صلح (سِلْم) اسلام ۲/۲۰۸)
	سُلَّم سیڑھی سلام۔ سلامتی (۱۱/۴۰)
	اَسْلَمَ اطاعت کرنا۔ اسلام لانا (ض ۱/۹)
	سَلَّمَ سپرد کرنا۔ دعا دینا
	اِسْتَسْلَمَ فرمانبردار ہونا
سلو	سلوٰی کھانا۔ (طعام)
سمد	سَمَدَ غافل ہونا
سمر	سَمَرَ فضول باتیں کرنا سامری ص ۱/۵)
سمع	سَمِعَ جاسوسی کرنا۔ سننا سَمْع کان
	اَسْمَعَ سنانا اِسْتَمَعَ غور سے سننا
سمعل	(اسمعیلؑ ص ۱/۲)
سمك	سَمْك ابھار
سمم	(سَمّ سوئی کا ناکہ ۷/۴۰) سموم ہوا گرم
سمن	سِمَان موٹا اَسْمَنَ موٹا کرنا } ص ۲/۴)
سمو	سماء آسمان اسم نام۔
	سَمِیّ ہم آہنگی سَمّٰی نام رکھنا ۱۲/۲۲)
سُنبل	(سنبل ج سنابل۔ سنبلات)
	بالی ص ۲/۴)
سند	سَنَّدَ مضبوط کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (۴۸/۲۵) — اور اگر وُہ الگ ہو جاتے تو جو ان میں کافر تھے ہم انکو دکھ دینے والا عذاب دیتے۔

۱۰۔ تجافی: جَفْوَۃٌ اور جَفَاءٌ کے معنی ظلم اور جفا یا جفوا کے معنی ایک جگہ قرار نہ پکڑنا ہے (منجد) اور اسی نسبت سے تَجَافی کا معنی بیقراری کی وجہ سے اپنی جگہ بدلنا یا اس جگہ سے الگ رہنا ہیں۔ ارشادِ باری ہے۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا (۳۲/۱۶) — اُن کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وُہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں۔

ماحصل: (۱) تَفَرَّق، جماعت سے الگ اور متفرق ہو جانا۔

(۲) اِعْتَزَل، کسی کام سے یا عقیدہ سے یا انسانوں سے کنارہ کشی اختیار کر لینا۔

(۳) تَجَنَّبَ، کسی چیز سے الگ ہو کر دُور چلے جانا تاکہ مصیبت سے نجات ہو۔

(۴) اِمْتَاز، کسی خصوصیت کی بنا پر دوسروں سے الگ ہونا

(۵) خَلَا، تنہائی میں ملنے کے لیے علیحدہ ہونا۔

(۶) خَلَصَ، آمیزش کا اصل چیز سے الگ ہونا اور خالص باقی رہ جانا۔

(۸) اِنْتَبَذَ: احساسِ کمتری کی بنا پر دوسروں سے الگ ہونا

(۹) تَزَيَّلَ، اپنی جگہ چھوڑ دینا اور ہٹ کر علیحدہ ہونا۔

(۱۰) تَجَافٰی، بیقراری کی وجہ سے کسی چیز سے الگ ہونا

۳۵۔ اُمید لگانا

کے لیے اَمَلَ: اَمَنّی اور رَجَا کے الفاظ آئے ہیں؛

۱۔ اَمَلَ کی بحث "آرزو" میں گزر چکی ہے اور اس کے معنی ایسی آرزو اور امید کے ہیں جو بظاہر غیر متوقع اور دیر سے وقوع پذیر ہونے والی ہو۔ گویا اَمَل میں مدت اور انتظار کا تصور بھی پایا جاتا ہے اس لحاظ سے یہ امید لگائے رکھنے کے معنی میں آتا ہے چنانچہ قرآن میں ہے؛

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا۔ (۱۸/۴۶) — اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وُہ ثواب کے لحاظ سے تمہارے پروردگار کے ہاں بہت اچھی اور امید لگانے کے لحاظ سے بہت بہتر ہیں

۲۔ اَمَنّی، اُمْنِيَۃ بمعنی جھوٹی اور باطل آرزو اور اَمَانِی اس کی جمع ہے۔ یہ بحث بھی "آرزو کرنا" میں گزر چکی اور اَمَنّی کا لفظ کسی کو ایسی ہی باطل اور جھوٹی امید دلانے کے معنوں میں آتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں ہے؛

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ (۴/۱۱۹) — (شیطان نے کہا) اور ان (انسانوں) کو ضرور گمراہ کرتا اور امیدیں لگاتا رہوں گا۔

۳۔ رجا: (رجو) رَجَا کے بنیادی معنی دو ہیں (۱) کنارہ (۲) امید لگانا (م۔ل) یہاں دوسرے معنی سے غرض ہے اور اس میں بھی اَمَل کی طرح مدت اور انتظار کا تصور پایا جاتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے؛

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ (۹/۱۰۶) — اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام ڈھیل میں ہے حکم پر اللہ کے (منتظر)

البتہ رجاء ایسی امید کو کہتے ہیں جس کے پورا ہونے کا ظن غالب ہوتا ہے (اور اس کی ضد یاس ہے)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَنَّةَ (۲/۳۵) جنت میں رہو۔

(۲) مرد کے لیے، قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّتِیۡ تُجَادِلُكَ فِیۡ زَوۡجِهَا (۵۸/۱) (اے پیغمبر!) جو عورت تم سے اپنے شوہر کے بارے بحث و جدال کر رہی تھی خدا نے اس کی التجا سن لی۔

اور دونوں مل کر بھی زوج ہی رہتے ہیں۔

۲۔ حلائل: حلائل حلیلہ کی جمع ہے بمعنی حلال اور منکوحہ عورت یا بیوی۔ اور حلیلة حلیل کی مؤنث ہے۔ مرد کے لیے بیوی حلیلة ہے اور بیوی کے لیے مرد حلیل ہے حلیل اور حلیلة دونوں کی جمع حلائل ہے (منجد) حلیل کی مثال قرآن میں نہیں ہے' حلیلة کی مثال یہ ہے:

وَحَلَآئِلُ اَبۡنَآئِكُمُ الَّذِیۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡ (۴/۲۳) اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں۔

۳۔ اِمۡرَاَةٌ: عام عورت کو کہتے ہیں اور یہ لفظ بیوی کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ مثلاً:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوا امۡرَاَتَ نُوۡحٍ وَّامۡرَاَتَ لُوۡطٍ (۶۶/۱۰) اللہ نے کافروں کے لیے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی ہے۔

۴۔ نِسَاءٌ: اِمۡرَاَةٌ کی جمع غیر سالم ہے بمعنی عام عورتیں۔ یہ لفظ بھی بیویوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (۳۳/۳۲) اے نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

۵۔ صاحبة: صاحب بمعنی ساتھی اور دوست۔ اور اس سے مؤنث صاحبة ہے جو بیوی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیۡهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیۡهِ (۸۰/۳۶) اس دن آدمی اپنے بھائی سے، اپنی ماں سے، اپنے باپ سے، اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹے سے دور بھاگے گا۔

۶۔ اَهۡل: اهل الرجل کسی شخص کے ہم نسب لوگ یا وہ جو ایک ہی مسکن میں رہتے ہوں۔ پھر اس لفظ کا استعمال آدمی کے قریبی رشتہ داروں پر بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی اہل الرجل سے مراد بیوی ہوتی ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَتۡ مَا جَزَآءُ مَنۡ اَرَادَ بِاَهۡلِكَ سُوۡٓءًا (۱۲/۲۵) (زلیخا) نے اپنے خاوند سے کہا بھلا جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کی کیا سزا ہو؟

۷۔ بے انصافی یا نا انصافی کرنا

کے لیے عَدَلَ، قَسَطَ، ظَلَمَ، حَافَ (حیف) عَالَ اور ضَارَ (ضیز) کے الفاظ استعمال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض دفعہ اچھی بھی ہو سکتی ہے جیسے کڑوی دوا سے تکلیف پہنچنا (فق ل ۱۶۲) ارشادِ باری ہے:

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا (۵/۷۶)

کہو کہ تم خدا کے سوا ایسی چیز کی کیوں پرستش کرتے ہو جس کو تمہارے نفع اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں۔

۲۔ ضُرّ میں مبالغہ پایا جاتا ہے اور یہ عموماً جسمانی تکلیف کے لیے آتا ہے۔ بدحالی، بیماری زخم یا دوسرے جسمانی اور ذہنی عوارض (مف۔ منجد) کے لیے استعمال ہوتا ہے اور برے مفہوم میں آتا ہے (فق ل ۱۶۲) ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا (۱۰/۱۲)

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا، کھڑا اور بیٹھا (ہر حال میں) ہمیں پکارتا ہے۔

۳۔ ضَرَّآء: تکالیف اور بدحالی کا دور۔ جان، مال یا اولاد کا نقصان ہونا یا قحط (منجد۔ م ق) اور اس کی ضد نعمآء بمعنی خوشحالی کا دور ہے یعنی ایسی ظاہری تکالیف جو دوسروں کو نظر آئیں۔ (فق ل ۱۶۳) ارشادِ باری ہے:

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ (۲/۲۱۴)

ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں۔ اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو اس کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی۔

۴۔ اَذًى: بمعنی اَلضُّرُّ الْيَسِيْرُ (م ق) یعنی ہلکی تکلیف ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى (۳/۱۱۱)

یہ تمہیں خفیف سی تکلیف کے سوا کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

پھر یہ ہلکی تکلیف ذہنی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے کسی کا دل دکھانا یا گالی گلوچ۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ (۹/۶۱)

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیغمبرؐ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص نرا کان ہے۔

اور جسمانی بھی جیسا کہ قرآن کریم میں حیض کو اَذًى سے تعبیر کیا گیا ہے جس کا ترجمہ ناپاکی یا گندگی بھی کیا جاتا ہے۔

۵۔ كُرْهًا: بمعنی جبریہ مشقت یا اضطراری تکلیف (مف) کسی تکلیف دہ کام کے سرانجام دینے پر مجبور ہونا۔ (اور اس کی ضد طَوْعًا ہے۔ یعنی کسی کام کو دل کی خوشی سے سرانجام دینا۔ قرآن میں ہے:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا۔ (۴۶/۱۵)

اس کی ماں نے اس (انسان) کو تکلیف سے پیٹ میں اٹھایا اور تکلیف ہی سے جنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔۔۔حفاظت کرنا

کے لیے حَفِظَ، رَعٰی، اَحْصَنَ اور کَلَأَ کے الفاظ قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ حَفِظَ: (ضد اضاع) بمعنی ضائع ہونے اور تلف ہونے سے بچانا (منجد) نگہبانی کرنا (م۔ل) کسی چیز کو بیرونی خطرات سے بچانے کی کوشش کرنا (فق ل ۱۵) قرآن میں ہے:

وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ (۱۲/۶۵) — ہم اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ایک اونٹ کا غلہ زیادہ بھی لائیں گے۔

۲۔ رَعٰی: کسی چیز کی حفاظت کرنا اور بیرونی خطرات پیدا ہونے کے اسباب کو دُور کرنا۔ اور رَاعِی بمعنی چرواہا۔ محافظ (ضد اہمال) بمعنی ریوڑ کا بغیر چرواہا کے چرنا (فق ل ۱۵) قرآن میں ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (۲۳/۸) — اور وُہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں (یعنی انکی نگہداشت) سے خبردار ہیں (عثمانیؒ)

۳۔ اَحْصَنَ: حصن بمعنی قلعہ یا محفوظ مقام اور اس کی جمع حُصُوْن ہے (۵۹/۲) حصن میں دو باتیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں۔ الحفظ والحیاطة (م۔ل) یعنی حفاظت۔ احاطہ۔ اور صاحب منجد کے نزدیک اس کا معنی مضبوط جگہ میں محفوظ کرنا۔ نیز عورت کا اپنی عصمت کی حفاظت کرنا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا (۶۶/۱۲) — اور مریم بنت عمران، جس نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا۔

اور نکاح میں آنا بھی۔ کیونکہ نکاح بھی فحاشی کے خلاف قلعہ کا کام دیتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (۴/۲۴) — اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر (وہ جو اسیر ہوکر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضہ میں آجائیں۔

۴۔ کَلَأَ: کسی چیز پر ہر وقت نگاہ رکھنا اور اسے باقی رکھنا۔ گویا اس میں بھی بنیادی طور پر دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ (۱) مراقبة (۲) ثبات (م ل۔ مف) اور بمعنی کسی چیز کو سلامتی سے آفت کی طرف مائل ہونے سے بچانا (فق ل ۱۶۹) ارشادِ باری ہے:

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ (۲۱/۴۲) — آپ ان سے پوچھیے کہ رات اور دن میں خدا (کے عذاب) سے کون تمہاری حفاظت کرتا ہے؟

ماحصل: (۱) حفظ: کسی چیز کو ضائع ہونے سے بچانا۔

(۲) رَعٰی: حفاظت اور بیرونی خطرات کے اسباب دُور کرنا۔

(۳) اَحْصَنَ: احاطہ کے ذریعہ حفاظت۔

(۴) کَلَأَ: حفاظت کرکے صحیح وسالم رکھنا۔

نیز دیکھیے۔۔۔۔۔"نگہبان"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) اَلْاِشْرَاق: چاشت کے وقت کی روشنی اور وقت۔
(۷) سَفَر: صبح کی روشنی۔ نور کا تڑکا اور چہرے کی چمک اور رونق۔
(۸) مُبْصِر: اتنا روشن جس کی روشنی میں ہر چیز بآسانی دیکھی جا سکے۔

۱۶ —— روزہ دار

کے لیے صَائِم اور سَائِح کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ صَائِم: صَوْم (ج صیام) بمعنی روزہ اور صَامَ بمعنی روزہ رکھنا یعنی سحری سے افطاری تک احکام شرعیہ کے مطابق کھانے پینے اور بعض دوسرے کاموں سے اجتناب۔ اور صَائِم بمعنی روزہ دار۔ قرآن میں ہے:

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصَّآئِمَاتِ۔ (۳۳/۳۵) اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں۔

۲۔ سَائِح: (سیح) اَلسَّاحَۃ بمعنی فراخ جگہ اور گھر کا آنگن۔ اور سَاحَ بمعنی سیر و سیاحت کرنا۔ کھلی زمین میں پھرنا۔ دور دراز تک سفر کرنا۔
اور سَاحَ بمعنی روزہ رکھنا اور اس کی جملہ حکمی پابندیوں کو بھی ملحوظ رکھنا یعنی کھانے پینے کی بندش کے علاوہ جوارح یعنی آنکھ، کان اور زبان وغیرہ معاصی سے روکنا (مف) ہے۔ اور صاحب منجد کے نزدیک سائح مسجد میں رہنے والے روزہ دار کو کہتے ہیں (منجد) قرآن میں ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ (۹/۱۱۲) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے۔

ماحصل: سَائِح: صرف وہ روزہ دار ہے جو کھانے پینے کے علاوہ دوسری حکمی پابندیوں کا بھی لحاظ رکھے جبکہ صَائِم ہر روزہ دار کو کہہ سکتے ہیں۔

۱۷ —— روکنا

کے لیے مَنَعَ، نَهٰی، عَوَّقَ، عَضَلَ، اَمْسَكَ، صَدَّ، اَحْصَرَ، حَظَرَ، عَكَفَ، ثَبَّطَ، كَفَّ اور ذَادَ (ذود) وَزَعَ، حَبَسَ، حَجَرَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں:

۱۔ مَنَعَ: بنیادی طور پر دو معنوں میں مستعمل ہے۔
(۱) نہ دینا (عطا کی ضد) بخل کرنا۔ اور مَنَّاع بمعنی بخیل (مف)۔
(۲) ہاتھ یا زبان سے کسی کو روک دینا۔ کوئی کام نہ کرنے دینا۔ محروم کر دینا۔ روک دینا (منجد) قرآن میں ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کی مسجدوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ غافل ہونا۔ کرنا

کے لیے غَفَلَ[۱] اور اَغْفَلَ، سَہٰی[۲]، سَمَدَ[۳] اور اَلْہٰی[۴] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ غَفَلَ بمعنی کسی کام کو چھوڑ دینا۔ ارادتاً ہو یا بلا ارادہ (م۔ل) حقائق کی معرفت سے بے خبر ہونا۔ (مف) کوئی کرنے کا کام سستی یا بھول کی وجہ سے نہ کرنا۔ اور غافل کوئی شخص اپنے کام یا ذات سے بھی ہوسکتا ہے اور دوسروں سے بھی (فق ل ۸۷) جیسے ارشادِ باری ہے:

وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۲/۱۴۰) اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔

نیز فرمایا:

وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَاَمْتِعَتِکُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَّیْلَۃً وَّاحِدَۃً (۴/۱۰۲) کافر تو یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل رہو تو تم پر یکبارگی حملہ کر دیں۔

اور اَغْفَلَ بمعنی دوسرے کی توجہ کسی اور طرف لگا کر اسے کسی چیز کے کرنے سے غافل کر دینا یا روک دینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا (۱۸/۲۸) اور اس شخص کے پیچھے نہ جائیے جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔

۲۔ سَہٰی بمعنی بھولنا۔ دل کا دوسری طرف پھر جانا۔ اور سَہْو بمعنی نرمی، سکون (منجد) سَہْو دراصل اس عمل کو کہتے ہیں جو غفلت کی وجہ سے سرزد ہو۔ اگر اس میں ارادہ کو دخل نہ ہو تو قابلِ عفو ہے۔ جیسے کسی مجنون کا گالی دینا۔ اور اگر ارادہ سے ہو تو قابلِ مواخذہ ہے (مف) سجدہ سہو مشہور لفظ ہے یعنی نماز میں توجہ دوسری طرف پھر جانے کی وجہ سے نماز کے اعمال میں کمی بیشی کرنے کی تلافی کے طور پر جو سجدہ کیا جاتا ہے اور یہ لفظ غیر کے فعل سے متعلق نہیں آتا۔ (فق ل ۸۷) ارشادِ باری ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ (۱۰۷/۵) سو ایسے نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔

۳۔ سَمَدَ بمعنی حیران کھڑا ہونا مبہوت ہونا اور سَمَدَ فِی الْعَمَلِ بمعنی کسی کام میں مشغول ہونا اور سَمَّدَ بمعنی کسی کو کھیل کود میں مشغول کرنا (منجد) گویا غفلت میں پڑ کر اصل کام کرنے کی بجائے کھیل کود میں پڑ جانے کے لیے سَمَدَ استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا (۵۳/۶۱) اور تم ہنستے رہتے ہو، روتے نہیں اور غفلت میں پڑے ہو (جالندھری) کھلاڑیاں کرتے ہو (عثمانی) سو خدا کے آگے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

۴۔ اَلْہٰی، لَہْو ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو اصل مقصد سے ہٹائے رکھے (م۔ل) اور لَہَا یَلْہُوْ بمعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا (۲۷/۴۴) — جب ملکہ سبا نے اسے دیکھا تو گہرا پانی خیال کیا اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا۔

۲۔ غَوْر: غَارَ بمعنی نشیبی زمین کی طرف نیچے اترنا۔ غار بمعنی کھوہ مشہور لفظ ہے۔ اور غور بمعنی نشیبی زمین۔ اور بمعنی زیرِ زمین گہرائی (مف) گویا اس میں گہرائی کے ساتھ مکان کا تصور بھی پایا جاتا ہے

ارشادِ باری ہے:

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ۔ (۶۷/۳۰) — آپ کہہ دیجئے بھلا دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زیرِ زمین (گہرائی میں) چلا جائے تو تمہیں کون ٹھنڈا اور شفاف پانی لا کر دے گا۔

۳۔ عَمِيْق: عُمْق بمعنی کسی بھی چیز کی گہرائی (ضد ارتفاع۔ بمعنی بلندی) فاصلہ اگر افقی سمت میں ہو تو یہ لمبائی یا بُعد ہے۔ اور اگر راسی سمت میں ہو اور زمین سے اُوپر ہو تو بلندی یا ارتفاع ہے اور زمین سے نیچے ہو یا خود اُوپر کھڑے ہوں تو یہی بلندی عمق یا گہرائی ہے۔ اور عمیق بمعنی گہرا۔ قرآن میں ہے:

يَاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (۲۲/۲۷) — وہ لوگ دُور دراز کے راستوں سے آئیں گے۔

تو اس میں عمیق کا معنی دُور دراز فَجّ کی طرف نسبت کی وجہ سے ہے۔ فَجّ دو پہاڑوں کے درمیانی راستہ کو کہتے ہیں جو نشیب و فراز سے ہوتا ہُوا گزرتا ہے۔

ماحصل: (۱) لُجَّة گہرا پانی اور لُجّ پانی کی گہرائی۔

(۲) غَوْر: زیرِ زمین گہرائی۔ سطحِ زمین سے گہرائی۔ نشیبی زمین۔

(۳) عَمِيْق: گہرا۔ عام معنوں میں ہے۔

۲۰ — گھاٹ

کے لیے مَشْرَب اور وِرْد کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ مَشْرَب: پانی پینے اور بھرنے کی جگہ۔ گھاٹ۔ یہ لفظ عام ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ (۲/۶۰) — تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔

۲۔ وِرْد: وَرَدَ بمعنی پینے کے لیے پانی کی جگہ پر پہنچنا۔ اور اس کی ضد صَدَرَ ہے۔ یعنی پانی پی چکنے کے بعد وہاں سے لوٹ جانا۔ اور وِرْد اس پانی کو کہتے ہیں جو وارد ہونے والوں کے لیے تیار کیا گیا ہو (مف) جیسے ہمارے ہاں مویشیوں کو پانی پلانے کے لیے پانی کے حوض وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں اور وِرْد پیاسے کو بھی کہتے ہیں (۱۹/۸۹) ارشادِ باری ہے:

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ — فرعون قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَغۡتَةً فَقَدۡ جَآءَ اَشۡرَاطُهَا (۴۷/۱۸) آواقع ہو۔ سو اس کی نشانیاں (وقوع میں) آچکی ہیں۔

۶۔ نُصُب: نَصَبَ الشَّیۡءَ بمعنی کسی چیز کو سیدھا کھڑا کرنا۔ گاڑنا۔ اور اَلنَّصۡب بمعنی کھڑا کیا ہوا جھنڈا۔ کھڑی کی ہوئی علامت اور نُصُب اور نُصۡب بمعنی کھڑی کی ہوئی علامت۔ نشانِ راہ۔ (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

يَوۡمَ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمۡ اِلٰى نُصُبٍ يُّوۡفِضُوۡنَ (۷۰/۴۳) اس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی نشانی پر دوڑے آتے ہیں۔

۷۔ سِيۡمَا: (سوم) بمعنی علامت۔ نشان اور سَوَّمَ بمعنی ایسا نشان لگانا کہ دوسروں سے امتیاز ہو سکے (مف) گویا سِیما علامتی نشان یا امتیازی نشان کو کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ (۴۸/۲۹) (کثرتِ) سجود کی وجہ سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوتے ہیں۔

۸۔ شَعَآئِر: (واحد شَعِيۡرَة بمعنی اعلام دینیہ۔ یعنی ایسی علامات جنھیں دینی لحاظ سے حرمت کا مقام حاصل ہو۔ ادب کی چیزیں۔ مقامات اور علامات۔ شعائرِ حج۔ بمعنی حج کے ارکان اور مقامات۔ شعائر اللہ۔ وہ علامات جنھیں اللہ نے قابلِ احترام قرار دیا ہے۔ اور شعائر اللہ سے مراد وہ قربانی کے جانور بھی ہیں جو بیت اللہ کی طرف بھیجے جاتے تھے۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ (۲/۱۵۸) بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَلَا الۡهَدۡىَ وَلَا الۡقَلَآئِدَ۔ (۵/۲) اے ایمان والو! اللہ کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور نہ ادب کے مہینے کی اور نہ ان جانوروں کی جو خدا کی نذر کر دیے گئے ہوں اور) ان کے گلوں میں پٹے بندھے ہوں۔

ماحصل: (۱) اَثَر: ایسی بقیہ چھوڑی ہوئی چیز جس سے کوئی دوسری حقیقت معلوم ہو۔ اصل کے بعد کی چیز۔

(۲) عَلَامَة: ایسی نشانی جو خود تو واضح نہ ہو مگر دوسری چیز کی وضاحت کرتی ہو اور پہلے موجود ہو۔

(۳) اٰيَة: ایسی چیز جس میں غور کرنے سے اس کا علم بھی حاصل ہو اور اس کے صانع کا بھی۔

(۴) مُبۡصِرَة: روشن اور واضح نشانی جس سے آنکھ کھل جائے۔ معجزہ۔

(۵) شَرۡط: ایسی علامت جو کسی دوسرے امر سے متعلق ہو۔

(۶) نُصُب: راستہ پر گاڑے ہوئے نشان یا پتھر وغیرہ۔

(۷) سِيۡمَا: امتیازی نشان۔

(۸) شَعَآئِر: اعلام دینیہ۔ ایسی علامات جن کا دین سے تعلق ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِرَأْسِيْ (۲۰/۹۴) میری داڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑیے۔

۱۹ تا ۲۲۔ عُنُق۔ جِيْد۔ رَقَبَۃ اور وَتِيْن کے لیے دیکھیے ــــ "گردن"

۲۳۔۲۴۔ حُلْقُوْم اور حَنَاجِر کے لیے دیکھیے ــــ گلا

۲۵۔ حبل الورید، موٹی رگ۔ رگِ جان۔ شہ رگ جو گلے کے سامنے حصّہ کے قریب سے گزرتی ہے اور دل تک پہنچتی ہے۔ ذبح کرتے وقت اسی رگ کو کاٹا جاتا ہے تاکہ خون جسم سے جلد از جلد خارج ہو سکے۔ ارشاد باری ہے:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (۵۰/۱۶) اور ہم اس کی رگِ جان سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں۔

۲۶ تا ۲۸۔ جناح۔ عضد اور ذراع کے لیے دیکھیے ــــ بازو

۲۹۔ مَنَاكِب: اور منکب بمعنی کندھا۔ شانہ۔ پہلو۔ ہر چیز کا کنارہ مناکبِ الْاَرْض بمعنی زمین کے سب اطراف ہیں اور منکب من الاض بمعنی راستہ اور اونچی جگہ اور اَنْكَب بمعنی اونچے کندھے والا۔ بلند قامت (منجد۔ م۔ ق) قرآن میں ہے:

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے پست

فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا (۶۷/۱۵) کر دیا کہ تم اس کے راستوں میں چلو۔

۳۰۔ مِرْفَق: کہنی (ج مرافق) اور مِرْفَقَۃ بمعنی چھوٹا تکیہ جس سے ٹیک لگا کر آرام حاصل کیا جاتا ہے۔ اور رِفْق ہر وہ شے ہے جو راحت اور موافقت کا سبب بنے (مف) اور کہنی کو مرفق بھی اسی لیے کہتے ہیں کہ اس سے ٹیک لگا کر انسان آرام محسوس کرتا ہے (مف۔ منجد) ارشاد باری ہے:

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ (۵/۶) اور اپنے منہ اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لیا کرو۔

۳۱ تا ۳۲۔ ید۔ یمین اور شمال کے لیے دیکھیے ــــ "ہاتھ"

۳۳۔ كَفّ: بمعنی ہاتھ کی ہتھیلی بمعہ پانچوں انگلیاں جس سے انسان چیزوں کو اکٹھا کرتا، پکڑتا یا پھیلاتا ہے۔ اور كَفّ بمعنی کسی کی ہتھیلی پر مارنا بھی اور ہتھیلی مار کر کسی کو دور کرنا اور پرے ہٹانا بھی ہے۔ (مف) تثنیہ كَفَّيْن ج كُفُوْف اور اَكُفّ (منجد) قرآن میں ہے:

كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ (۱۳/۱۴) اس شخص کی طرح جو اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف پھیلائے ہو۔

۳۴۔ قَبْضَة: قَبَضَ بمعنی کسی چیز کو پورے پنجے سے پکڑنا۔ اور قَبْضَة بمعنی مٹھی بھی اور اس چیز کی وہ مقدار بھی جو مٹھی میں آجائے۔ یعنی مٹھی بھر۔ قرآن میں ہے:

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ (۲۰/۹۶) تو میں نے فرشتے کے نقش پا سے (مٹی کی) ایک مٹھی بھر لی۔

۳۵۔۳۶۔ اَصَابِع اور اَنَامِل کے لیے دیکھیے "انگلیاں"

۳۷۔ اَسْر، اَسَر بمعنی تسمہ سے باندھنا، مضبوط باندھنا اور قید کرنا (منجد) اور اسر بمعنی جوڑوں کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ